پات کا نظام بہت پختہ ہو گیا ہے۔ لوگوں کی ذات سے اُن کے پیشے متعین ہوتے ہیں اور اسی سے اُن کی شادی بیاہ کے معاملات طے پاتے ہیں۔ نچلی ذاتوں کو آئے دن بے انصافیوں اور مظالم کا شکار ہونا پڑتا ہے۔

سترہویں صدی میں مسیحی منادوں کے برصغیر آنے پر نچلی ذاتوں سے تعلق رکھنے والے بہت سے لوگوں نے مسیحیّت اختیار کرلی اور ایک ایسا مذہبی عقیدہ اپنایا جس میں تمام لوگ مساوی حیثیت رکھتے ہیں۔ (اسی تصورِ مساوات کے تحت رواں صدی میں نچلی ذاتوں کے متعدّد لوگوں نے بدھ مت اختیار کیا)، مگر آج جب امتیازی سلوک موجود ہے اور حصولِ مساوات کی جدّوجہد جاری ہے، ایک دِلت مسیحی کارکن نے کہا کہ "اگر ہمارے مطالبات تسلیم نہ کیے گئے تو ہم مسلمان ہو جائیں گے۔"

آندھرا پردیش کے مسیحیوں میں شیڈولڈ ذاتوں کے کوٹا (Quota) سے فائدہ اٹھانے کی خواہش اِس قدر شدید ہے کہ لوگ دوبارہ ہندو مت اختیار کر رہے ہیں۔ کوزی ویدو (جنوبی ہند) کے ایک پادری ریورنڈ بی-راجاراؤ نے کہا کہ "اگر اس سے دِلت مسیحیوں کو روزگار اور تعلیم حاصل کرنے میں مدد ملتی ہو تو ہم اُنھیں ایسے سرٹیفکیٹ فراخ دلی سے جاری کر دیتے ہیں کہ اُنھیں کوئی بپتسمہ نہیں دیا گیا ہے۔" (روزنامہ ڈان، کراچی - ۲ جنوری ۱۹۹۶ء)

"ہمارے لیے ضروری ہے کہ اسلام کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کریں" ——— امریکی خاتونِ اوّل

امریکی خاتونِ اوّل نے اپنے دورۂ جنوبی ایشیا کے بارے میں واشنگٹن (ڈی - سی) میں منعقدہ ایک تقریب میں سلائیڈز دکھاتے ہوئے اپنے تاثرات کا اظہار کیا ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ "ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے، اِس لیے ہمارے لیے یہ بات بے حد اہم ہے کہ ہم اسلام اور اُس کے پیروکاروں کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کریں، جن کے ساتھ ہم شب و روز کام کرتے ہیں۔"

اُنھوں نے اسلام آباد میں خواتین کے ایک کالج میں اپنے اعزاز میں منعقدہ تقریب کا بطور خاص ذکر کیا جس میں پاکستان کے مختلف علاقوں کے رہن سہن کو نمایاں کیا گیا تھا۔ اُنھوں نے کالج کی تصویر دکھاتے ہوئے کہا کہ آپ پس منظر میں لکھا ہوا یہ جملہ تو دیکھ رہے ہوں گے کہ "ثقافت ہماری وراثت ہے۔" "دراصل اِن ممالک سے کسی قسم کے تعلقات قائم کرنے یا تجارت کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم ان مختلف ممالک کی ثقافت کو بہتر طور پر سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس سے ہمیں ان کے

رسم و رواج کو جاننے میں مدد ملے گی، اور ہم اِس قابل بھی ہو سکیں گے کہ اُن کی تاریخ پر اُن کے زاویۂ نگاہ سے نظر ڈال سکیں۔" (پندرہ روزہ "خبر و نظر"، اسلام آباد - یکم جنوری ۱۹۹۶ء)

ڈاکٹر ولیم - جی - ینگ اور ڈاکٹر بٹلر چل بسے۔

سکاٹ لینڈ کے رہنے والے رائٹ ریورنڈ ڈاکٹر ولیم - جی - ینگ ۱۹۴۷ء میں چرچ آف سکاٹ لینڈ کے مشنری کی حیثیت سے پاکستان آئے تھے۔ ۱۹۵۹ء میں اُنہوں نے بی - ڈی کی ڈگری اور ۱۹۷۴ء میں تاریخ کلیسیا کے موضوع پر یونیورسٹی آف گلاسگو (سکاٹ لینڈ) سے ڈاکٹریٹ کی۔ وہ ۱۹۶۶ء سے ۱۹۶۹ء تک گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری میں تاریخ کلیسیا کے استاد رہے۔ ۱۹۷۰ء میں جب چرچ آف پاکستان وجود میں آیا تو وہ چرچ آف پاکستان کے پہلے بشپ برائے سیالکوٹ بنے۔ سات سال کے بعد اپنی ذمہ داریوں سے سبک دوش ہو کر وطن مالوف چلے گئے۔ ڈاکٹر ینگ نے تاریخ کلیسیا اور بالخصوص کلیسائے پاکستان کے بارے میں متعدّد مضامین اور کتابیں لکھیں۔ اُن کی کتاب Days of Small Things پر "عالم اسلام اور عیسائیت" میں تبصرہ شائع ہو چکا ہے۔ نومبر ۱۹۹۵ء میں سکاٹ لینڈ میں فوت ہوئے۔ ڈاکٹر ینگ کی چند اہم کتابیں یہ ہیں۔

*گیتوں کے مصنّفین و مترجمین (انگریزی سے اردو ترجمہ، وکلف اے سنگھ)، لاہور: مسیحی اشاعت خانہ (س - ن)

*رسولوں کے نقشِ قدم، گوجرانوالہ: گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری (۱۹۷۰ء)

*Hand book of Source Material for Students of Church History, Madras: Senate of Serampore College (1969)

*Patriarch, Shah and Caliph, Rawalpindi: Christian Study Centre (1974)

*Days of Small Things Rawalpindi: Christian Study Centre (1991)

نیز اُن کے متعدّد مقالات کرسچن سٹڈی سنٹر کے مجلّہ "المشیر" میں شائع ہوئے ہیں۔

جناب ولیم ینگ کے ساتھ سوئٹزرلینڈ کے ریورنڈ ڈاکٹر رابرٹ اندریاس بٹلر، جن کے مجموعہ مضامین Trying to Respond کا تعارف "عالم اسلام اور عیسائیت" کے شمارہ بابت جنوری ۱۹۹۶ء میں شائع کیا گیا تھا، ۱۹ جنوری ۱۹۹۶ء کو اس دُنیا سے چل بسے۔

ڈاکٹر بٹلر پاکستان میں غیر مسیحی مذاہب سے مکالمے کے لیے ویٹی کن کے پہلے نمائندے